معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِىْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِىْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ فَأُتِىَ بِهِ لِيُضَحِّىَ بِهِ فَقَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّى الْمُدْيَةَ، ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِىَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّىْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِىْ.

عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّضَحِّىَ إِشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ

فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ام المومنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم فرمایا، جو سیاہ پاؤں، سیاہ پیٹ اور سیاہ حلقوں والی آنکھوں والا (خوب صورت) ہو۔ چنانچہ ایسا مینڈھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عائشہ سے فرمایا: اے عائشہ، چھری لائیے، پھر آپ نے فرمایا: اسے پتھر سے تیز کر لیں، میں نے ایسا ہی کر دیا، پھر آپ نے چھری لی، مینڈھے کو پکڑ کر نیچے لٹایا اور اسے ذبح فرمایا، پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے، اے اللہ، اسے محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما[2]۔ پھر آپ نے اسے دن کے پہلے حصے میں کھایا[3]۔

حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ میں عید گاہ میں حاضر تھا۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا خطبہ پورا کر لیا تو اپنے منبر سے اترے اور ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا[4] اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر، یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔

ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے، موٹے، سینگوں والے، سیاہ وسفید (خوب صورت) اور خصی مینڈھے خریدتے[5]، اور ان میں سے ایک اپنے اس امتی کی طرف سے ذبح فرماتے جو توحید کا اقرار کرتا ہو اور اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا پیغام) پہنچا چکے ہیں اور دوسرا اپنی اور اپنی آل کی طرف سے ذبح فرماتے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ شریعت اسلامیہ کا ایک مستقل حکم ہے، اس لیے کھائے جانے والے تمام جانور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی قربان کیے جائیں گے۔ اس حکم سے تجاوز کی صورت میں وہ جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں۔

۲۔ اپنے اہل خانہ کے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست کے سربراہ ہونے کے سبب، اہل اسلام کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی، اپنے اہل خانہ اور تمام مسلم امہ کی طرف سے قربانی کی، بالخصوص ان مومنین کی طرف سے قربانی کی جو بعض وجوہ کی بنا پر قربانی نہیں کر پائے تھے، جیسا کہ اگلی روایت میں یہ بات مزید واضح ہوگئی ہے۔

۳۔ عام طور پر یہ روایت کیا گیا ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی سے پہلے کچھ تناول نہیں فرماتے تھے، اور قربانی کے بعد ذبح کیے گئے جانور کے گوشت سے اپنا روزہ افطار فرماتے تھے۔

۴۔ اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات عید گاہ میں ہی قربانی کرتے تھے، جبکہ پہلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قربانی اپنے گھر ہی کے باہر کی۔ احکام الٰہیہ کے معلم ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام رساں ہونے کی حیثیت سے یہ بات بالکل قابل فہم ہے۔ عبادت کے حوالے سے بعض اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے سامنے عمل کرتے تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل کا مشاہدہ کریں اور اسے سیکھ لیں، جبکہ ہوسکتا ہے کہ بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عمل خلوت میں اپنے گھر میں کیا ہو۔

۵۔ پہلی دونوں روایتوں کے برعکس تیسری روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کے بجائے دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ اس سے یہ بات بالبداہت واضح ہے کہ حالات کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات ایک مینڈھے کی قربانی کی، جبکہ بعض اوقات دو یا دو سے زیادہ کی قربانی کی۔ تاہم یہ بات دل چسپ ہے کہ یہ روایت ایسے الفاظ میں روایت کی گئی ہے جن کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل تھا، جبکہ پہلی دونوں روایتیں اس سے مختلف تصویر پیش کرتی ہیں۔ یہ ایک دل چسپ حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ حدیث کے مطالعے کے ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ممکن ہے کہ راوی نے ایک خاص اور شاذ واقعے کو عمومی واقعے کے طور پر روایت کیا ہو۔ بعض اوقات یہ حقیقت اس وقت واضح ہو جاتی ہے جب اس باب کی دوسری روایات کو جمع کیا جائے، جیسا کہ اس روایت سے واضح ہے، اور بعض اوقات یہ بات واضح نہیں ہوتی، بالخصوص جب پہلے

مرحلے میں چند راویوں نے واقعے کو روایت کیا ہو۔

متون

بعض اختلافات کے ساتھ پہلی روایت مسلم، رقم ۱۹۶۷؛ ابوداؤد، رقم ۲۷۹۲؛ احمد، رقم ۲۴۵۳۵؛ ابن حبان، رقم ۵۹۱۵؛ بیہقی، رقم ۱۸۸۲۵-۱۸۹۶۴ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض اختلافات کے ساتھ دوسری روایت ابوداؤد، رقم ۲۸۱۰؛ ترمذی، رقم ۱۵۲۱؛ احمد، رقم ۱۱۰۶۶، ۱۴۸۸۰، ۱۴۹۳۶، ۱۴۹۳۸ اور بیہقی، رقم ۱۸۸۱۲-۱۸۹۶۵ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض اختلافات کے ساتھ تیسری روایت ابن ماجہ، رقم ۳۱۲۲؛ احمد، رقم ۲۵۸۸۵، ۲۵۹۲۸، ۲۷۲۳۴؛ بیہقی، رقم ۱۸۷۸۸، ۱۸۸۲۶-۱۸۸۲۸، ۱۸۸۶۸، ۱۸۹۶۷ اور ابویعلیٰ، رقم ۱۴۱۷-۱۴۱۸، ۳۱۱۸ میں روایت کی گئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

پہلی روایت

ابوداؤد، رقم ۲۷۹۲ میں 'فأتي به ليضحي به' (چنانچہ ایسا مینڈھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'فأتي به فضحی به' روایت کیے گئے ہیں۔

ابن حبان، رقم ۵۹۱۵ میں 'اشحذيها بحجر' (اسے پتھر سے تیز کرلیں) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'حديها بحجر' روایت کیے گئے ہیں۔

ابن حبان، رقم ۵۹۱۵ میں 'باسم الله أللّٰهم تقبل من محمد' (اللہ کے نام سے، اے اللہ، اسے محمد کی طرف سے قبول فرما) کے الفاظ کے بجاے 'بسم الله أللّٰهم باسمك من محمد' (اللہ کے نام سے، اے اللہ، تیرے نام سے محمد کی طرف سے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

دوسری روایت

احمد، رقم ۱۴۸۸۰ میں 'بسم الله والله أكبر، هذا عني وعمن لم يضح من أمتي' (بسم اللہ واللہ اکبر، یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی) کے بجاے

’بسم اللّٰه و اللّٰه أكبر، أللّٰهم هذا عنی وعمن لم يضح من أمتی‘ (بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ، یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں، جبکہ احمد، رقم ۱۴۹۳۶ میں یہ الفاظ ’بسم اللّٰه و باللّٰه، أللّٰهم هذا عنی وعمن لم يضح من أمتی‘ (بسم اللہ وباللہ، اے اللہ، یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی) روایت کیے گئے ہیں۔

احمد، رقم ۱۱۰۶۶ میں یہ روایت درج ذیل الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ضحى بكبش أقرن وقال: هذا عنی وعمن لم يضح من أمتی.

’’(روایت کیا گیا ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی اور فرمایا: یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تیسری روایت

احمد، رقم ۲۷۲۳۴ میں یہ روایت اس طرح روایت کی گئی ہے:

أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان إذا ضحى إشترى كبشين سمينين أقرنين أملحين فإذا صلى وخطب الناس أتى بأحدهما وهو قائم فی مصلاة فذبحه بنفسه بالمدية، ثم يقول: أللّٰهم أن هذا عن أمتی جميعًا ممن شهد لك بالتوحيد وشهد لی بالبلاغ، ثم يؤتی بالآخر فيذبحه بنفسه ويقول: هذا عن محمد وآل محمد فيطعمهما جميعًا المساكين ويأكل هو وأهله منهما.

’’(روایت کیا گیا ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے، موٹے، سینگوں والے، سیاہ وسفید (خوب صورت) مینڈھے خریدتے، پھر جب آپ نماز اور لوگوں کے سامنے خطبے سے فارغ ہوتے تو ان میں سے ایک مینڈھا لایا جاتا، جبکہ آپ ابھی جاے نماز پر ہی ہوتے، آپ خود چھری کے ساتھ اسے ذبح کرتے، پھر دعا میں کہتے: اے اللہ، یہ میرے ان امتیوں کی طرف سے ہے، جو تیری توحید کی گواہی دیں اور اس بات کی گواہی دیں کہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے۔ پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا اور اسے بھی آپ خود ذبح کرتے اور فرماتے: یہ محمد اور

آل محمد کی طرف سے ہے۔ پھر آپ ان دونوں کا گوشت تمام مساکین کو کھلاتے اور خود بھی اور آپ کے اہل خانہ بھی ان کا گوشت کھاتے۔‘‘

بیہقی، رقم ۱۸۸۲۷ میں یہ روایت ان الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أتی بکبشین أملحین أقرنین عظیمین موجوءین فأضجع أحدهما فقال: بسم اللّٰه واللّٰه أکبر أللّٰهم هذا عن محمد، ثم أضجع الآخر فقال: بسم اللّٰه واللّٰه أکبر أللّٰهم هذا عن محمد وأمته ممن شهد لك بالتوحید وشهد لی بالبلاغ فذبحه.

’’(روایت کیا گیا ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو سیاہ وسفید (خوب صورت)، سینگوں والے، بڑے اور خصی مینڈھے لائے گئے تو آپ نے ان کو لٹایا اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ، یہ محمد کی طرف سے ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دوسرا مینڈھا لٹایا اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ، یہ میری اور میری اس امت کی طرف سے ہے جس نے تیری توحید کی گواہی دی اور اس بات کی گواہی دی کہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے ذبح فرمایا۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بیہقی، رقم ۱۸۹۶۷ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ’بسم اللّٰه واللّٰه أکبر أللّٰهم منك ولك عن محمد وأمته من شهد لك بالتوحید وشهد لی بالبلاغ‘ (بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ، یہ نعمت تیری طرف سے ہے اور یہ قربانی محمد اور ان کی اس امت کی طرف سے ہے جس نے تیری توحید کی گواہی دی اور اس بات کی گواہی دی کہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے) کے الفاظ میں روایت کی گئی ہے۔

ابویعلیٰ، رقم ۱۴۱۷ میں یہ روایت قدرے مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ضحی بکبشین أملحین، فقال عند الذبح الأول: عن محمد وآل محمد وقال عند الذبح الثانی: عمن آمن بی وصدق من أمتی.

’’(روایت کیا گیا ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خوب صورت مینڈھوں کی قربانی کی اور پہلے کو ذبح کرتے ہوئے فرمایا: یہ محمد اور آل محمد کی طرف سے ہے، اور دوسرے کو ذبح کرتے ہوئے فرمایا: یہ میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے ہے جو مجھ پر

ایمان لایا اور میری تصدیق کی۔''

ابویعلیٰ، رقم ۳۱۱۸ میں یہ روایت اس طرح روایت کی گئی ہے:

ضحى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بكبشين أقرنين أملحين، فقرب أحدهما فقال: بسم اللّٰه أللّٰهم منك ولك هذا عن محمد وأهل بيته وقرب الآخر فقال: بسم اللّٰه أللّٰهم منك ولك هذا عمن وحدك من أمتي.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خوب صورت مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب (قربانی کے لیے) ان میں سے ایک کے قریب ہوئے تو فرمایا: اللہ کے نام سے، اے اللہ، یہ نعمت تیری طرف سے ہے اور یہ قربانی محمد اور ان کے اہل بیت کی طرف سے تیرے لیے ہے، اور دوسرے کے قریب ہوئے تو فرمایا: اللہ کے نام سے، اے اللہ، یہ نعمت تیری طرف سے ہے اور یہ قربانی میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے جس نے تجھے ایک مانا۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مذکورہ روایات میں بعض اضافی الفاظ کے ساتھ ابوداؤد، رقم ۲۷۹۵ میں یہ روایت کچھ مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

ذبح النبي صلى اللّٰه عليه وسلم يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين موجئين فلما وجههما قال: إني وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض على ملة إبـراهيم حنيفًا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي للّٰه رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين أللّٰهم منك ولك عن محمد وأمته باسم اللّٰه واللّٰه أكبر ثم ذبح.

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن دو سینگوں والے، خوب صورت اور خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ چنانچہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ملت ابراہیم پر جو (پروردگار کے لیے) بالکل یک سو تھے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک، میری نماز، میری قربانی، میری حیات اور میری موت اللہ رب العٰلمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سر تسلیم خم کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ،

یہ نعمت تیری طرف سے ہے اور یہ قربانی محمد اور ان کی
امت کی طرف سے تیرے لیے ہے، اللہ کے نام سے،
اور وہ سب سے عظیم ہے۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ
وسلم) نے اسے ذبح فرمایا۔''

یہ روایت بیہقی، رقم ۱۸۹۶۶ میں بھی روایت کی گئی ہے۔ تاہم علامہ ناصر الدین الالبانی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

''...روزہ انسان کو صبر کی تربیت دیتا ہے۔ بلکہ صبر کی تربیت کے لیے اِس سے بہتر اور اِس سے زیادہ موثر کوئی دوسرا طریقہ شاید نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں ہم جس امتحان سے دوچار ہیں، اُس کی حقیقت اِس کے سوا کیا ہے کہ ایک طرف ہمارے حیوانی وجود کی منہ زور خواہشیں ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ مطالبہ ہے کہ ہم اُس کے حدود میں رہ کر زندگی بسر کریں؟ یہ چیز قدم قدم پر صبر کا تقاضا کرتی ہے۔ سچائی، دیانت، تحمل، بردباری، عہد کی پابندی، عدل و انصاف، عفوو درگذر، منکرات سے گریز، فواحش سے اجتناب اور حق پر استقامت کے اوصاف نہ ہوں تو تقویٰ کے کوئی معنی نہیں ہیں، اور صبر کے بغیر یہ اوصاف، ظاہر ہے کہ آدمی میں کسی طرح پیدا نہیں ہو سکتے۔'' (میزان، جاوید احمد غامدی ۳۶۰)